کرغیزستان میں عیسائی مبلغین کی سرگرمیاں

[ایک واقف حال کے قلم سے]

۱۹۹۱ء میں سوویت یونین سے آزادی کے فوراً بعد سے دوسری وسط ایشیائی مسلم ریاستوں کی طرح کرغیزستان بھی عیسائی مشنریوں، قادیانیوں، بہائیوں اور دوسرے تبلیغی گروہوں کی (سرگرمیوں) کا اڈہ بن گیا ہے۔ کرغیزستان کی پچھتر فیصد آبادی مسلمانوں پر مشتمل ہے جنھوں نے سوویت دور کے انتہائی مشکل حالات میں بھی اپنی اسلامی شناخت کو برقرار رکھا۔ کرغیزستان کو سوویت سامراج سے آزادی کے نتیجے میں گوشہ گمنامی سے نکل کر مسلم اور غیر مسلم دنیا کے ساتھ وسیع تر روابط اور بامقصد تعلقات استوار کرنے کا موقع ملا ہے۔ کرغیزستان اسٹیٹ یونیورسٹی کے شعبہ تاریخ کے ڈاکٹر انارا اور بعض دوسرے مبصرین کے مطابق کرغیزستان میں گزشتہ ۴ برسوں کے دوران پروٹسٹنٹ عیسائیوں، "جیہوواہ کے گواہوں" اور بہائی فرقے کے مبلغین کی طرف سے لوگوں کو مرتد بنانے کی سرگرمیوں میں زبردست اضافہ ہوا ہے۔ ان مبلغین نے متعدد کتب اور پمفلٹوں کا نہ صرف روسی بلکہ کرغیز زبان میں بھی ترجمہ کیا ہے، جنھیں وہ علی الاعلان کرغیز مسلمانوں اور خاص کر عورتوں اور جوانوں میں تقسیم کر رہے ہیں۔ کرغیز علماء، جنھیں مقامی لوگ "ملاّں" کے نام سے موسوم کرتے ہیں، عورتوں کو مساجد میں آنے اور دوسری مذہبی سرگرمیوں کے دوران مردوں سے اختلاط کے عمل کی حوصلہ شکنی کرتے ہیں، جس کا فائدہ عیسائی مبلغین اٹھا رہے ہیں۔ وہ کلیسیا میں عورتوں کو مخلوط اجتماعات اور دوسری ایسی سرگرمیوں میں شرکت کی دعوت دیتے ہیں جن کی اسلام میں گنجائش نہیں ہے۔

چونکہ مقامی کرغیز مسلمانوں میں نہ تو کوئی منظم دعوتی سرگرمیاں ہیں اور نہ ہی دعوت و تبلیغ سے متعلق کرغیز زبان میں لٹریچر دستیاب ہے، اس لیے یہاں اسلام کے بارے میں غلط تصورات عام ہیں۔ دوسری طرف مقامی لوگ اسلامی عقائد اور اعمال سیکھنے کے ساتھ ساتھ امت مسلمہ کی بہتری کے لیے اپنا کردار ادا کرنے کے لیے بے تاب ہیں۔ مگر اپنی ان خواہشات کی تکمیل کے لیے ان کے پاس مواقع نہیں ہیں۔ کرغیزستان کی موجودہ حکومت بڑی حد تک سابق سوویت یونین کی استبدادی پالیسیوں پر عمل پیرا ہے۔ یہ حکومت لوگوں کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کرانے اور اسلامی لٹریچر کی تقسیم و ترویج کے لیے کوئی کردار ادا نہیں کر رہی ہے۔ معاشی بدحالی اور افراط زر کی شرح میں اضافے سے پیدا شدہ ناخوشگوار صورت حال سے غیر مسلم "مبلغین" پورا پورا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ یہ مبلغین لوگوں کو مرتد

بنانے کے لیے ان میں مخالف اسلام لٹریچر کی تقسیم کے علاوہ نقدی کی صورت میں اُنہیں عطیات اور مختلف دیگر ترغیبات بھی دیتے ہیں۔ صورت حال انتہائی سنگین ہوتی جا رہی ہے۔ اگر مسلمان حکومتیں، اسلامی تنظیمیں اور علماء ان غیر مسلم مبلغین کی سرگرمیوں پر قابو پانے کے لیے فوری اقدام نہیں کریں گے تو خدشہ ہے کہ مقامی آبادی وسیع پیمانے پر مغربی طرز زندگی اور نظریات اپنانے پر مجبور کر دی جائے گی۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلامی تنظیموں کے ایسے نمائندے جو روسی، ترکی اور فارسی زبانیں بولنا جانتے ہوں، ذمہ دار افراد سے ملاقاتوں اور صورت حال کے مکمل تجزیہ کے لیے ان علاقوں میں فوری طور پر بھیجے جائیں۔

مقامی لوگوں کی طرف سے اسلامی عقائد و اعمال جاننے کی خواہشات کی تکمیل کے لیے اسلام، قرآن اور سیرت نبوی پر دیگر زبانوں میں موجود تعارفی کتب کے کرغیز زبان میں تراجم کی اشاعت وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ان تراجم کو نہ صرف بڑے پیمانے پر مقامی آبادی میں تقسیم کیا جانا ضروری ہے بلکہ انہیں مسجدوں میں قائم مکاتب اور دینی مدرسوں میں پڑھائے جانے والے نصاب میں شامل کیا جانا بھی ضروری ہے۔ مقامی لوگ مساجد اور مدارس کی تعمیر میں پورے جوش و خروش اور اسلامی جذبے سے جتے ہوئے ہیں۔ لیکن سرمائے کی کمی کے باعث وہ ان منصوبوں کو بروقت پایہ تکمیل تک نہیں پہنچا پاتے۔ دل کھول کر مالی امداد سے ایسے اداروں کی تعمیر کے لیے کوشاں افراد کی حوصلہ افزائی کی جانی انتہائی ضروری ہے۔ دعوتی سرگرمیوں کے استمرار اور مساجد و مدارس کی بقاء کے لیے بھی مالی اعانت کی فراہمی انتہائی ضروری ہے۔ اس کے علاوہ اسلامی تعلیمات کی ترویج اور اس سے متعلق سرگرمیوں کو مستقل بنیادوں پر چلانے کے لیے بیرونی مالی اعانت کی فراہمی ضروری ہے۔

اگرچہ بعض مقامی طلباء اعلیٰ اسلامی تعلیم کے حصول کے لیے دیگر مسلم ممالک جانے میں کامیاب ہوئے ہیں مگر ضرورت اس امر کی ہے کہ مستقل بنیادوں پر مستحق طلباء کی حوصلہ افزائی کی جائے اور انھیں دیگر اسلامی ممالک میں حصول تعلیم کے لیے وظائف کی فراہمی کا نظام وضع کیا جائے۔ دوسری وسط ایشیائی ریاستوں کی طرح کرغیزستان بھی تاحال ماسکو کی ثقافتی یلغار کی زد میں ہے۔ ماسکو کے علاوہ کہیں سے بھی اخبارات، ٹیلی ویژن نشریات اور لٹریچر ملک میں نہیں آرہا ہے۔ لہٰذا مسلم ممالک کے ساتھ کرغیز مسلمانوں کی open communication کے فروغ کے لیے مربوط کوششوں کی ضرورت ہے۔ کرغیز مسلمانوں کی دینی تربیت کے لیے مسلم ممالک کی طرف سے کرغیز زبان میں باقاعدہ ریڈیو اور ٹیلی ویژن پروگراموں کا اجراء اس سلسلے میں بنیادی کردار ادا کر سکتا ہے۔